عشرۂ ذوالحجہ اور عید الاضحیٰ سے متعلقہ اَحکام ومسائل

عشرۂ ذوالحجہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:﴿وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ﴾ (الفجر:۲،۳)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ '' عَشْرٍ سے مراد ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں اور وَتْرِ سے مراد یومِ عرفہ اور شَفْعِ کا مطلب قربانی والا دن (یوم النحر) ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر:۷۹۹/۴)

عبداللہ بن عباسؓ ان دس دنوں کی فضیلت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ذوالحجہ کے ان دس دنوں کا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسرے تمام دنوں کے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہے۔ لوگوں نے کہا: جہاد فی سبیل اللہ بھی اس کا مقابلہ نہیں کرتا؟ آپؐ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، ہاں اس شخص کا جہاد افضل ہوگا جو اپنی جان ومال لے کر اللہ کی راہ میں نکلا اور سب کچھ قربان کر دیا اور کوئی چیز واپس لے کر نہ لوٹا۔'' (بخاری: حدیث ۹۶۹، ابن کثیر:۷۹۸/۴)

۹ ذوالحجہ: ذوالحجہ کا مہینہ حرمت کے چار مہینوں میں سے ایک ہے۔ نو تاریخ کا روزہ رکھنے کے بارے میں آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''عرفہ (۹/ذوالحجہ) کے دن روزہ کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ پچھلے ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔'' (مسلم)

عید الاضحیٰ ......مسائل واحکام

① نماز عید کے لیے سب مسلمان مرد وعورتیں جائیں حتیٰ کہ حیض والی عورتیں اور پردہ والی خواتین بھی مسلمانوں کی دعا میں ضرور شریک ہوں۔ (بخاری: حدیث ۳۲۴)

② عیدگاہ میں جانے سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے، لیکن اگر کھالے تو نبی ﷺ کی تقریری حدیث کے مطابق وہ بھی درست ہے۔ (بخاری: حدیث ۹۸۳)

③ عیدگاہ میں عید کی نماز کے سوا، نہ پہلے کوئی نفل وغیرہ پڑھے جائیں اور نہ بعد (بخاری)

④ عید اگر جمعہ کو آجائے تو جمعہ پڑھنے میں اختیار ہے، جمعہ نہ پڑھنا ہو تو ظہر کی نماز پڑھ لے (ابن ماجہ)

⑤ عید کی نماز مسنون طریقہ سے ادا کرنے کے بعد رستہ بدل کر آنا چاہیے۔ (بخاری:۹۸۶)

⑥ جس کی عید کی نماز فوت ہو جائے تو وہ علیحدہ دو رکعتیں عید کی طرح پڑھ لے۔ (بخاری)

⑦ عید کے دنوں میں تکبیرات کے مستند الفاظ یہ ہیں: الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر كبيرا

دوسری روایت: الله اكبر كبيرا ، الله أكبر كبيرا ، الله أكبر وأجلّ ، الله أكبر ولله الحمد

(بیہقی، ابن ابی شیبہ، مستدرک حاکم ۲۹۹/۱۱)

قربانی سے متعلقہ احکام ومسائل: جانوروں کی قربانی خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی جائے، اس عمل میں ذرّہ بھر شرک یا ریاکاری کی ملاوٹ نہ ہو۔ نبی ﷺ کو بھی یہی حکم ہے کہ

﴿قُلْ إِنَّ صَلاَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

''آپ کہہ دیجئے؛ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے۔'' (الانعام:۱۶۲)

اللہ تعالیٰ انسان کے دل کے تقویٰ پرہیزگاری اخلاص اور جذبہ اطاعت کو دیکھ کر بدلہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهُ لُحُوْمُهَا وَلاَ دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ ''اللہ کو ان جانوروں کا گوشت اور خون ہرگز نہیں پہنچتا بلکہ اسکو تو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔''

جانوروں کو غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا شرک وحرام ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر لعنت کرے جو اپنے والد پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ اس آدمی پر بھی لعنت کرے جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے۔'' (مسلم: حدیث ۵۰۹۶)

① عید الاضحیٰ کے روز نمازِ عید پڑھ کر قربانی کرنی چاہیے۔ اگر پہلے قربانی کر لی گئی تو وہ قربانی متصور نہ ہوگی اور دوبارہ قربانی کرنا پڑے گی۔ (بخاری: حدیث ۹۸۵، مسلم)

② قربانی کرنیوالا چاند دیکھتے ہی دس ذوالحجہ تک کے لیے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔ (مسلم)

③ قربانی کی طاقت نہ رکھنے والا عید کے دن ہی اپنے ناخن اور بال کٹوائے، اس کی یہی قربانی ہے۔ (ابوداود: حدیث ۱۰۱۶)

④ چھری وغیرہ جانور کو دِکھا کر تیز نہیں کرنی چاہیے اور چھری خوب تیز کی جائے تاکہ جانور کو آرام پہنچے۔ (مسلم: حدیث ۵۰۶۴، حاکم ۲۳۱۱۴، نسائی ۴۴۱۳)

⑤ اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا چاہیے جبکہ دوسرے جانوروں کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے اور اپنا قدم اس کے پہلو پر رکھنا سنت ہے۔ (بخاری: حدیث ۱۷۱۳، مسلم)

⑥ جانور کو قبلہ رُخ لٹانا سنت ہے۔ (بیہقی: حدیث ۲۸۵/۹، موطأ: ۳۷۹/۱)

⑦ جانوروں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔(بخاری: حدیث ۵۵۵۸، مسلم)

⑧ عورت بھی ذبح کرسکتی ہے۔(فتح الباری / بخاری: حدیث ۵۵۵۹)

⑨ ذبح کرتے وقت تکبیر ان الفاظ میں پڑھی جائے: 'بسم اللہ واللہ اکبر'(مسلم: حدیث ۵۰۶۳)

⑩ ذبح کرنے والے کی اُجرت کھال یا قربانی کے گوشت کی صورت میں نہیں بلکہ اپنے پاس سے دینی چاہیے کیونکہ نبی ﷺ نے کھال اُجرت پر دینے سے منع کیا ہے (بخاری، مسلم)

11. ایک قربانی سب گھر والوں کو کفایت کر جاتی ہے۔(صحیح ترمذی: حدیث ۱۲۱۶)

12. بڑے جانور مثلاً گائے اور اونٹ کی قربانی میں ایک سے زیادہ لوگ شریک ہوسکتے ہیں۔ گائے کی قربانی میں سات اور اونٹ کی قربانی میں دس افراد تک حصہ دار بن سکتے ہیں۔ (نسائی: حدیث ۴۳۹۲، ترمذی: حدیث ۱۵۵۳، احمد، حاکم)

13. قربانی کا گوشت غربا، مساکین پر صدقہ کیا جاسکتا ہے۔دوست واحباب، عزیز واقارب کو تحفہ اور خود بھی جتنی ضرورت ہو کھایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَكُلُوْا مِنْهَا وَأَطْعِمُوْا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾ ......(الحج:۳۶) ''پس ان (کے گوشت) سے کھاؤ، نہ مانگنے اور مانگنے والے، دونوں کو کھلاؤ۔'' اور اسکے علاوہ سٹور بھی کرسکتا ہے.(مسلم: حدیث ۵۰۷۷)

14. قربانی کی کھال کا مصرف بھی گوشت کی طرح ہی ہے۔

قربانی کے جانور کے اوصاف: ❶ جانور صحت مند ہونا چاہیے۔ ❷ جانور کا دو دانتا ہونا ضروری ہے۔ اگر دو دانتا نہ ملے یا تنگی کی وجہ سے دو دانتا نہ لیا جاسکتے تو کھیرا مینڈھا چل جائے گا۔ (مسلم: حدیث ۱۹۶۳) ❸ قربانی کا جانور مندرجہ ذیل عیوب سے پاک ہونا چاہیے:

① کان اور آنکھیں اچھی طرح دیکھ لی جائیں کہ کہیں آنکھیں کانی نہ ہوں جن کا کانا پن ظاہر ہو۔

② کان اوپر نیچے سے کٹا ہوا نہ ہو اور کان لمبائی میں بھی چرا ہوا نہ ہو، نہ ہی کان میں گول سوراخ ہو۔

③ لنگڑا نہ ہو کہ اس کا لنگڑا پن ظاہر ہوتا ہو۔ ④ واضح بیماری والا نہ ہو۔

⑤ لاغر نہ ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گودا تک نہ ہو۔ ⑥ کان اور سینگ آدھا یا آدھے سے زیادہ کٹا ہوا نہ ہو

(ابوداود: حدیث ۲۸۰۲، ابن خزیمہ: حدیث ۲۹۱۲، مستدرک: حدیث ۴۶۸/۱، دارمی)

یہ قربانی 'ایامِ تشریق' (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کے دنوں میں کی جاسکتی ہے۔ (احمد، دارقطنی، ابن حبان)

www.KitaboSunnat.com